کون ہے جو
اللہ کو قرض دے؟

حکمتِ قرآن انسٹیٹیوٹ

جامع مسجد ربانی، ہائی وے کالونی،
اسکیم-33، نزد جمالی پُل، کراچی ایسٹ
فون: 0313-2707097

فہرست

ابتدائیہ

اس بات پہ ہم سب متفق ہیں کہ اس دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں میسر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے یہ نعمتیں یکساں طور پر تخلیق کی ہیں۔ رزق کی نعمتوں میں کچھ لوگ طاقت کی بنیاد پر اور کچھ لوگ زیادہ محنت کی بنیاد پر زیادہ مال و ملکیت کے مالک بن جاتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے آزاد ارادہ کا حق دیا ہے جس کی وجہ سے اسے اضافی مال و ملکیت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر پابندی کا نظام بھی دیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو زیادہ وسائل حاصل میں وہ اس کی تقسیم کریں۔ اسی طرح جن کو زیادہ حاصل ہے وہ بھی ان حاصل نعمتوں کے بدلے آزمائے جا رہے ہیں کہ کس طرح ان نعمتوں کا حق ادا کرتے ہیں اور جن لوگوں کو کم حصہ میں آیا ہے وہ بھی آزمائے جا رہے ہیں کہ کس طرح وہ ان نعمتوں کی کمی کی صورت میں صبر و شکر سے زندگی گذارتے ہیں۔

جو لوگ بظاہر زیادہ نعمتوں سے محروم ہیں انہیں اور کئی مسرتوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور مہربانیوں سے نوازا ہے۔ جو لوگ زیادہ مال و ملکیت کے مالک بنے ہیں ان کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ اپنے سے کم حیثیت والے لوگوں کا خیال رکھیں تو اس سے ان کے مراتب بلند ہوں گے۔ اس دنیا میں طبقاتی نظام کے وجود کی وجہ سے جن لوگوں کو زیادہ مال و ملکیت حاصل ہو گئے ہیں، اللہ رب ان کی آزمائش، تزکیہ اور شخصیت کی ترقی اسی مال و ملکیت کو محروموں اور حقداروں میں تقسیم پر منحصر رکھی ہے۔ انفاق اور زکوٰۃ کی شکل میں انہیں پابند بنایا گیا ہے کہ اپنے مالوں کا ایک حصہ محروم لوگوں کے لیے بھی نکالیں اور اس کے علاوہ صدقات و خیرات کی تاکید کی گئی ہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس دین کی سربلندی کیلئے قرضِ حسن دینے کی ترغیب بھی دی ہے جو دین انسانیت کی سلامتی اور بھلائی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم نے بتایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ وسائل رزق کی مساوی تقسیم کیلئے ایک نظام قائم کرنے کیلئے جہد و سعی کرتے ہیں اور اس عمل میں اپنی جانی و مالی قربانیاں دیتے ہیں ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کے پاس بڑے مراتب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ ہماری دلوں میں معاشرہ کے پسے ہوئے طبقات کے لیے محبت پیدا کرے۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے ہماری دلوں کو کشادہ کرے۔ آمین

تعارف

یاد رکھیں یہ سوچ کہ "یہ مال و دولت میرا ہے"، "میں اس کا مالک ہوں"، "میں نے کمایا"، ایک غلط فہمی پر مبنی سوچ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ﴿الأنفال: ۳-۴﴾

"وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مؤمن ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے بڑے درجے ہیں۔ بخشش ہے اور باعزت رزق ہے۔"

اس دنیا میں تمام وسائل رزق اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان وسائل سے تصرف کا موقعہ عطا کیا ہے۔ اس کے لیے ہمیشہ اس کی شکر ادائی کرنی چاہئے۔ اور شکر ادائی کا سب سے بڑا عملی طریقہ اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غریبوں کی مدد کرکے یا پیسے کو دین کی سربلندی میں لگا کر اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ اسی کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کر رہے ہیں جس کے بدلے میں وہ ہمیں بہترین اجر و ثواب سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مال کا مالک نہیں بنایا بلکہ ایمان والے مال کے امین ہوتے ہیں۔ یہ مال و دولت ان کے پاس امانت ہیں۔ وہ امانتیں مستحقین تک پہنچانی ہیں۔ جس طرح اولاد اور گھر والے اس کے مستحق ہیں اسی طرح قرآن حکیم سے واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ آپ کے اموال میں سائلوں اور محروموں کا حق رکھا گیا ہے۔ وہ حق ادائگی نہ ہو گی تو برکت بھی نہ ہو گی۔

سوچئے اگر یہ غریب اور نادار نہ ہوتے تو ہم کتنے اجر و ثواب سے محروم رہ جاتے۔ اُن کو دے کر ہی ہم اپنے مال کا تزکیہ کرتے ہیں۔ صدقات کے علاوہ زکوٰۃ جیسے فرض کو ادا کر پاتے ہیں۔ بجائے کہ وہ ہمارے احسان مند ہوں، ہمیں ان غریبوں، محتاجوں کا احسان مند ہونا چاہیئے کہ انکے ذریعے ہمیں نیکی کمانے کا موقع ملا۔

دین کی سربلندی کے لئے ہم جو بھی پیسہ خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بنا دیتا ہے اور ہمارے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ہمارے اجر میں اضافہ فرماتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ ﴿التوبۃ:۱۱۱﴾

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یقین رکھنے والے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔"

سوچئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے سے سو فیصد 100% فائدہ کس کو ہو رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس انفاق کے عوض میں ابدی نعمتوں والی جنت جیسا اعلیٰ وارفع مقام نواز رہا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ غریبوں اور محتاجوں پر تو پھر بھی زکوٰۃ کے ضمن میں مال خرچ کرتے ہیں لیکن دین کی سربلندی کے کاموں مثلاً دس روپے کا ایک دینی کتابچہ یا 30 روپے کا تفسیر کا کیسٹ خریدتے وقت چار دفعہ سوچتے ہیں۔ اس کتابچے میں ہم نے اسی نکتے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ لوگوں کو صدقۂ جاریہ کی اہمیت سمجھ میں آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لئے اپنے دلوں کو کھولیں اور وہ جانیں کہ مرنے کے ساتھ ہی انسان کی نیکیوں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے سوائے صدقۂ جاریہ کے کام جو اس نے کئے، اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ یہ صدقہ اس وقت ہمارے کام آئے گا جب ہم اس کے سخت محتاج ہوں گے۔ نیز اس بات کا بھی شعور پیدا ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور دین کی سربلندی کے لئے انفاق کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا مقرّب بنتا ہے اور تنگ دستی کے بجائے فراخئ رزق پاتا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو اپنی کمائی خرچ کر میں اپنے خزانے سے تجھے دیتا رہوں گا۔" (بخاری)

اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دینے والوں کیلئے خوشخبری

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾ ﴿البقرۃ:۲۴۵﴾

"تم میں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے۔ گھٹانا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی۔ اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔"

اِنَّ الۡمُصَّدِّقِیۡنَ وَ الۡمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقۡرَضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمۡ وَ لَہُمۡ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ ﴿الحدید:۱۸﴾

"مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ

کو قرضِ حسن دیا ہے ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔"

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۷﴾ ﴿التغابن: ۱۷﴾

"اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔"

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ خَیۡرًا وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَ اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾ ﴿المزمل: ۲۰﴾

"...... نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے رہو بیشک اللہ بڑا غفور اور رحیم ہے۔"

قرض حسن سے کیا مراد ہے؟

قرضِ حسن سے مراد خاص نیکی اور بے غرضی کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے جو انسانوں کو اللہ تعالیٰ معرفت اور اللہ تعالیٰ سے ان کی محبوبیت و رضا کا تعلق بڑھانے کے کاموں پر خرچ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت اور اس کے پسندیدہ دین کے فروغ، سربلندی اور ترقی کے لئے لگایا جائے تاکہ دین معاشرے کی ہر سطح پر خوب پھلے پھولے۔ اس میں ان لوگوں کی امداد اور تالیف قلب جو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں تاکہ بھلائی اور احسانات کے ذریعہ ان تک اللہ تعالیٰ معرفت اور دین کی دعوت کا پیغام پہنچ سکے۔ موجودہ دور میں دین کی نشر و اشاعت کے کام دعوت کی سرگرمیاں اور ادارے یہ تمام مثالیں قرضِ حسنہ کی ہیں۔

ذرا سوچئے! اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگ رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کو قرض کی ضرورت ہے؟ جی نہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہمارے مال کا محتاج نہیں ہے۔ یہ ہمارے رب کا ہم پر احسان ہے کہ جو مال اس نے خود اپنے بندوں کو عنایت فرمایا ہے وہی مال جب اُن سے اپنی راہ میں خرچ کرنے کو کہتا ہے تو اس کو اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے اشرف المخلوقات بندے انحراف اور نافرمانی کی وجہ سے آگ کا ایندھن نہ بنیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہیں اس کی معرفت کا شعور حاصل ہے کونوا انصار اللہ سے بلاتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف بلانے میں نصرت والے بنیں۔ ایک مومن بندہ کے لیے یہ سب سے بڑی سعادت ہے کہ ان کاموں میں زیادہ سے زیادہ جانی و مالی قربانی دے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا پیغام

پھیلانے کے لیے ہو رہے ہوں۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کی مالی قربانی کو اپنے طرف قرضہ قرار دیتے ہیں۔

ذرا سوچئے! وہ یہ قرض کیوں مانگ رہا ہے؟ اس لئے تاکہ وہ بندوں کے دیئے ہوئے مال کو خوب بڑھا چڑھا کر ایک لازوال خزانے کی شکل میں قیامت میں ان کو لوٹا دے۔ نہ صرف یہ کہ لوٹا دے بلکہ بے حساب اجر و ثواب سے نوازے اور اس قرض کے بدلے میں جنت جیسے اعلیٰ اور ارفع مقام کا مستحق ٹھہرائے۔ سبحان اللہ۔ اس قرضِ حسن کو اللہ تعالیٰ کے لئے دینے کی کچھ شرائط ہیں:

- یہ قرض دل کی تنگی اور بخل کے ساتھ نہیں بلکہ فراخدلی کے ساتھ دینا چاہیئے۔
- دکھاوے، ریاکاری اور شہرت کے لئے نہیں بلکہ اخلاصِ نیت اور رب کی خوشنودی کے لئے دینا چاہیئے۔
- کسی دنیاوی نفع یا لالچ کی نیت سے نہیں بلکہ محض آخرت کے اجر کی خاطر دیا جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھٹیا چیز نہیں بلکہ اپنی محبوب ترین چیز دینے کی کوشش کی جائے۔
- ناجائز، ذرائع، سود، رشوت اور حرام کمائی کے بجائے پاکیزہ کمائی سے قرض دیا جائے۔
- دینے والے پر احسان نہ جتایا جائے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوصِ نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اس پر زور کی بارش برسے تو دگنا پھل لائے اور اگر زور کی بارش نہ بھی برسے تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو سب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے۔" (البقرہ:۲۶۵)

نیکی کی اصل روح کیا ہے؟

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾
﴿آل عمران: ۹۲﴾

"تم نیکی (کے درجے) کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں میں سے نہ خرچ کرو گے جو تم کو عزیز ہیں اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔"

نیکی کی اصل روح اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ ایسی محبت کہ رضائے الٰہی کے مقابلے میں دنیا کی کوئی

چیز عزیز تر نہ ہو۔ جس چیز کی بھی محبت آدمی کے دل پر اتنی غالب آجائے کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی محبت پر قربان نہ کر سکتا ہو بس وہی اس کا بت ہے۔ جب تک آدمی اس بت کو نہ توڑے نیکی کے دروازے اس پر بند ہوں گے۔ غرض یہ کہ انسان مکمل خیر، سلامتی اور جنت تک پہنچ ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ کبھی نہ کبھی اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے۔

انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ انصاری مدینے کے سب سے مالدار آدمی تھے۔ انہیں اپنے باغات اور جائیداد میں سب سے زیادہ محبوب بیر حاء کا باغ تھا۔ یہ باغ مسجدِ نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے اور پانی پیتے۔ اس باغ کے کنوئیں کا پانی نہایت عمدہ تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: لَن تَنَالُوا الْبِرَّ تو ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ”بیر حاء میرا سب سے محبوب مال ہے۔ میں نے اس کو راہِ خدا میں وقف کیا تاکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے کام آئے۔ تو جہاں آپ ﷺ کا رب بتائے وہاں خرچ کیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاباش! تم نے اچھا کیا۔ یہ نفع مند تجارت ہے۔ نفع مند تجارت ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں سمجھتا ہوں کہ آپؓ اسے اپنے (مفلوک الحال) اقرباء میں تقسیم کر دیں۔“ ابو طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے اس مشورے کو قبول فرما کر یہ باغ اپنے اقرباء اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم فرما دیا۔ اس باغ کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس باغ کا چوتھائی حصّہ چند سال بعد ایک لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ ایسے رشتہ دار جو مالی طور پر کمزور ہوں یا مال و دولت میں رقابت ہو مثلاً چچازاد بھائی وغیرہ ان کو محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر دینا کتنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔

اس آیت پر عمل کرنے کے لئے زید بن حارثہؓ اپنا ایک گھوڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”مجھے اپنی املاک میں یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے اس کو قبول فرما لیا لیکن ان سے لے کر ان ہی کے صاحبزادے اسامہؓ کو دے دیا۔ زید بن حارثہؓ اس پر کچھ مغموم ہوئے کہ میرا صدقہ لوٹ کر میرے گھر واپس آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تسلّی کے لئے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ہے۔“ (معارف القرآن)

انسان سب کچھ سینت سینت کر اپنی اولاد ہی کے لئے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اچھی نیت کے سبب دنیا میں ان کو نواز دیا۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ انسانوں کی محبت اور جذبات کی قربانی بڑی سخت ہے لیکن یہی ہمارا امتحان ہے کہ ان رشتوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے آگے نہ بڑھنے پائے۔

کرنے کے کام، آزما کر دیکھئے

۱۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی پسندیدہ چیز دے کر دیکھئے۔ اس چیز کی محبت آپ کے دل سے نکل جائے گی۔ مثال کے طور پر زیور، بچت روپے یا اضافی پلاٹ۔ اسے اللہ تعالیٰ کے لئے اور دین کی سربلندی کے لئے لگا کر دیکھئے کیسے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں جڑ پکڑے گی اور مال کی محبت جاتی رہے گی۔

۲۔ جو چیز جس زمانے میں سب سے زیادہ نادر ہوتی ہے اس کی وقعت بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ آج مسلمانوں کے پاس پیسہ ہے مگر وقت کی کمی ہے۔ لوگ اِنفاق کرتے ہیں مگر دین کی سربلندی کے لئے وقت نہیں لگاتے۔ چنانچہ آپ اپنا وقت دین کیلئے لگایئے۔ اللہ تعالیٰ آپکے وقت میں بے انتہا برکت دے گا۔

۳۔ اپنی صلاحیت، وقت، نیند، آرام، اللہ تعالیٰ کے لئے کھپایئے اور قربان کیجئے مگر اپنی مشکلات کا تذکرہ کر کے اجر ضائع نہ کیجئے۔

۴۔ جو کچھ نعمتیں آپ کو حاصل ہیں انکو تھوڑا سا اسلام کی اشاعت اور اس کی دعوت سربلند کرنے کے لئے لگا دیجیے۔

۵۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے لگایئے، کھپایئے جیسے مریمؑ کی والدہ نے کیا تھا۔ صرف ان کی دنیا، تعلیم، ناموری اور شہرت کی نہیں بلکہ آخرت کی کامیابی اور بلند درجے کی بھی فکر کیجئے۔ یہ آپکی طرف سے آپ کی اولاد کے لیے اصل انویسٹمینٹ ہے۔

۶۔ جب اللہ تعالیٰ دین کے کسی کام کی توفیق دے تو اس کو اپنی سعادت جانیئے۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ سب کا سب دے دو بلکہ ہمیںا سے واضح کر دیا کہ تمام نعمتوں میں سے اضافی حصہ دو مگر وہ دو جو تمہیں زیادہ محبوب ہو۔ قرآن مجید میں واضح حکم موجود ہے کہ "اے پیغمبر! تم سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں؟ فرما دیجئے کہ بنیادی ضرورتوں سے جو بھی زیادہ ہے وہ دے دو۔"

جہد کا راستہ

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔" (التوبہ:۴۱)

عموماً لوگ کسی کو وہ چیز دیتے ہیں جس کے دینے سے اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے، نہ ہی مفاد پر زد پڑے یا انہیں خود اس کی ضرورت نہ رہی ہو یا وہ چیز پرانی ہونے پر ناپسندیدہ ہو گئی ہو۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے کا راز بتا دیا اور تاکید کی کہ نیکی کمانے کا اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی کے لئے اپنی پسندیدہ چیز دینا مشکل ہو مگر وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر جائے۔ یہ عمل انسان کے تزکیۂ نفس کے لئے بھی عین مطلوب ہے۔

نفع مند تجارت

قرآن حکیم میں ارشاد ہوا ہے:

"اے مسلمانوں! کیا میں تم کو بتاؤں ایسی تجارت جو تمھیں (آخرت کے) دردناک عذاب سے بچائے؟ (وہ یہ ہے کہ) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہو نگی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمھیں عطا فرمائے گا یہ ہے بڑی کامیابی۔ اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو، وہ بھی تمھیں دے گا، اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب میں حاصل ہو جانے والی فتح۔ اے نبی ﷺ اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بنو جیسا کہ عیسیٰؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے اللہ کی طرف میرا مددگار؟ حواریوں نے جواب دیا تھا ہم ہیں اللہ کے مددگار۔" (الصف: ۱۰-۱۴)

اس آیت میں ہم مسلمانوں کو ایسی تجارت بتائی جا رہی ہے جس میں سو فیصد 100% نفع کی توقع ہے۔ آج کے وقت کی اہم ضرورت اور دین کا عملی مطالبہ ہے کہ ہر مسلمان اپنی صلاحیتوں اور اپنے مال کا ایک حصّہ اپنی استطاعت کے مطابق دین کی سربلندی کے لئے لگائے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا مال دین کو پھیلانے میں لگائیں۔ جسے اللہ نے علم دیا ہے وہ اپنا علم لوگوں میں پھیلائے۔ علم پھیلانا ایک بڑا صدقۂ جاریہ ہے جس کا اجر و ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ انسان چاہے کسی ایک شخص تک بھی قرآن کا پیغام پہنچاتا ہے مگر وہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اس ایک شخص کے ذریعے آگے کتنے اور لوگ اس نافع علم کو حاصل کر کے اس کے لئے اجر و ثواب کا باعث بنیں گے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میرے محتاج بندوں پر اور دین کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے خرچ کرے تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"

(بخاری و مسلم)

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا وعدہ ایمان والوں سے فرمایا ہے:

"جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہر گز خسارہ نہ ہو گا۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لئے کھپایا ہے) تاکہ اللہ ان کے اجر پورے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے انکو عطا فرمائے۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے"۔ (فاطر:۲۹-۳۰)

صدقۂ جاریہ

(جو مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مرنے کے بعد انسان کے اعمال کے ثواب کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے جن کا ثواب میت کو پہنچتا رہتا ہے۔ (۱) صدقۂ جاریہ۔ (۲) لوگوں کو فائدہ دینے والا علم۔ (۳) نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی ہے۔" (مسلم)

(۱) صدقۂ جاریہ

نیکی اور بھلائی کے کام مثلاً مسجد، دینی مدرسہ، مسافر خانہ، اسکول یا ہسپتال کی تعمیر اور پانی پلانے کا انتظام کرنا، کنواں کھدوانا، باغ لگانا، نہر کھدوانا، قرآن کا کورس کرنے والے مستحق شاگردوں کے لئے وظیفے باندھنا۔ مستحق آدمی کیلئے روزگار کا اس طرح بندوبست کرنا کہ اس کے خاندان کی کفالت ہوتی ہے۔

(۲) لوگوں کو فائدہ دینے والا علم

وہ علوم جو انسانی نفع بخشی کرتے ہیں، جس سے انسانوں کی تکالیف رفع ہوتی ہوں اور لوگوں کو بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن، حدیث اور دینی اصلاح کی تعلیم۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا۔ دین کی نشر و اشاعت کا کام مثلاً قرآن مجید کے تراجم پھیلانا، قرآن کی دعوت کے مرکز بنانا، دینی کتابچے، کتابیں اور کیسٹ کی صورت میں قرآن کی تفسیر اور احادیث کا کام لوگوں تک پھیلانا جس سے نسل در نسل لوگ فائدہ اٹھائیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایک چھوٹے سے دینی کتابچے، فہم القرآن کی کیسٹ یا cds کے ذریعے انٹرنیٹ کے ذریعے یا آپ کے اپنے گھروں میں قرآن و حدیث کی تعلیم پر مشتمل دُروس، دورۂ قرآن کا اہتمام کروا کر اگر کسی کو ہدایت مل جائے تو یہ آپ کے لئے بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہو گا جس کا ثواب آپ کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔ اس لئے دینی کتابچوں، پمفلٹ، دینی موضوعات کے کیسٹ، cds اور قرآن کورس کی معلومات کے پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہوئے حصہ لیجئے۔ کیا پتہ آپ کے جوش و جذبے اور بہترین نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک درس دینے والے سے زیادہ

اجر سے نواز دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿محمد: ۷﴾

"اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جمادے گا۔"

(۳) اولاد کی دعا

اولاد کی طرف سے والدین کی مغفرت طلب کرنے کی دعا اُن کے قبر میں درجات بڑھانے کا باعث بنتی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات چیزوں کا ثواب بندے کو مرنے کے بعد برابر ملتا رہتا ہے۔ (۱) جس شخص نے کسی کو علمِ دین سکھایا۔ (۲) کوئی نہر کھدوائی۔ (۳) کنواں کھدوایا۔ (۴) باغ لگایا۔ (۵) مسجد بنوادی۔ (۶) قرآن مجید (کی تعلیم و اشاعت) کے لیے خود وقف کیا۔ (۷) ایسی نیک اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے برابر دعا و استغفار کرتی رہتی ہے۔ (ابن ماجہ)

وقت کی اہم ضرورت

آج انٹرنیٹ، ٹی وی چینلس، ملٹی میڈیا اور جدید ٹیکنالاجی کو بروئے کار لاکر قرآن اور حدیث کی تعلیمات کو عوام الناس میں عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بلوغت کو پہنچنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے Weekly Islamic workshops کروانے کی اشد ضرورت ہے۔ ان تمام کاموں میں اپنا وقت، صلاحیتیں، مال اور ذہانت لگانے والے بہترین صدقۂ جاریہ کے مستحق ٹھہریں گے۔

صدقات باطل ہونے کی صورتیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿البقرۃ: ۲۶۴﴾

"اے ایمان والو! اپنے صدقات احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملادو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہہ جمی

ہوئی تھی۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔"

صدقات ضائع ہونے کی تین صورتیں

۱۔ احسان جتانا۔ ۲۔ دکھ دینا۔ ۳۔ ریاکاری۔

قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ:

"جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے احسان نہیں جتاتے اور نہ دُکھ دیتے ہیں اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کے لئے کسی رنج و غم کا موقع نہیں۔" (البقرہ:۲۶۲)

"ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس صدقے سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے۔" (البقرہ:۲۶۳)

انسان غریبوں کو صدقہ دیتے وقت یہ بات ذہن میں رکھے کہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھ کو دینے والا بنایا لینے والا نہیں۔ یاد رکھیں کہ اپنے رشتہ داروں اور غریبوں کے اوپر مال خرچ کرنا ان پر کوئی احسان نہیں ہے۔ کیونکہ مالدار کے مال میں غریب کا بھی حق ہے اور ان پر خرچ کروا کر اللہ تعالیٰ ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم آخرت کے لئے اجر و ثواب سمیٹیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"پس (اے مؤمن) رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو (اس کا حق) یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔" (الروم:۳۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور آدمی کی کامیابی دینے کے عمل میں رکھی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ:

"جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کی اس نے اللہ کی بتائی ہوئی اچھی بات کی تصدیق کی، اس کی زندگی میں آسانیاں پیدا ہوں گی اور جس نے بخل کیا اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی برتی اور بھلی بات کو جھٹلایا تو اس کے لیے ہم سختی کی راہ ہموار کر دیں گے اور جب گڑھے میں گر کر ہلاک ہو گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔" (اللیل:۱۱-۵)

صدقہ قبول ہونے کی صورت

صدقات دیتے وقت انسان کی سوچ کیا ہونی چاہئے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا سلیقہ بھی اپنے مومن بندوں کو سکھایا ہے کہ اس میں مومن کا مطلوب صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے:

"ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا اور سرور بخشے گا۔" (الدہر:۹-۱۱)

انفاق فی سبیل اللہ کی اصل روح اخلاص ہے اور یہ اس انفاق میں پایا جاتا ہے جو درپردہ ہو۔ جس میں کسی پر احسان نہ ہو اور جس میں دکھاوا نہ ہو۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔" (احمد)

محبوب کیلئے محبوب چیز

"اے ایمان والو! جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالا ہے اس میں سے بہتر حصہ راہِ خدا میں خرچ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لئے بری سے بری چیز چھانٹنے لگو۔ حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم ہرگز اس کو لینا گوارا نہ کرو گے۔ اِلّا یہ کہ تم اسے قبول کرنے میں چشم پوشی کر جاؤ۔" (البقرہ:۲۶۷)

اس آیت کی روشنی میں اپنی اصلاح کر کے، کرنے کے کام کیا ہیں:

۱۔ فلاحی مقاصد یا دینی مدرسوں یا مسجدوں میں اچھا فرنیچر، پردے یا اے سی دیکھ کر ہمارا دل خوش ہونا چاہیئے۔ بہترین کوالٹی کی چیز کا صدقہ دینا چاہیئے تاکہ یہ نیکی آپ کے مرنے کے بعد صدقۂ جاریہ میں بدل جائے۔

۲۔ نوکروں کو اچھے برتنوں میں اچھا کھانا دیجئے۔ دیکھئے گا اللہ تعالیٰ کیسے آپ کے رزق میں برکت ڈالتا ہے۔

۳۔ نوکرانیوں کو اپنے پرانے جوڑے دیتے وقت پورا سلامت جوڑا دیجیے۔ ادھڑا ہوا، لیس نکلا ہوا جوڑا دینے سے پرہیز کیجئے۔

۴. دین کی تعلیم اگر کسی شاندار اہتمام سے ہو تو بدگمانی اختیار کرنے کے بجائے دین کی سربلندی سے خوش ہوئیے اور شکر کیجیے کہ دین کے کام اعلیٰ اہتمام سے ہو رہے ہیں۔

۵. عید، بقر عید، گرمیوں میں ماسیوں اور نوکرانیوں کے لئے دکاندار سے "دینے والے" کہہ کر جوڑے نہ لیجئے بلکہ پائیدار اور اچھی کوالٹی کا کپڑا لیجئے۔ ان کے پاس چند ہی کپڑے ہوتے ہیں جنہیں وہ دھو دھو کر کافی عرصے استعمال کرتے ہیں۔

۶. بقر عید پر بکرا لیں تو کم دام اور نقص والا بکرا لینے پر اصرار نہ کیجئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اللہ کو ان جانوروں کا نہ گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون۔ اسے صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔" (الحج:۳۷)

۷. قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہبری کی آخری کتاب ہے۔ یہ ہدایت ہم تک پیغمبر ﷺ کے ذریعہ پہنچی ہے۔ اس کے بعد یہ امت کی ذمیواری ہے کہ قرآن مجید کی ہدایت کا پیغام ہر قوم کی اپنی زبان میں ترجمہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ثروت ومال کی نعمتیں دی ہیں۔ اللہ کا کلام اس کا ذکر اس کے احکام انسانوں تک پہنچیں یہ ان نعمتوں کا سب سے بڑا شکر ہے۔ ہر ماہ میں پچاس لوگوں تک قرآن مجید کا ترجمہ پہنچانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔ اس مقصد کے لیے دوستوں کا گروپ بنا کر اور مؤثر کام کیا جائے تو اور زیادہ بہتر نتائج ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ قرضِ حسن اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور یقین جانیے کہ اس کی برکتیں بھی اتنی ہی بلند پایہ ہونگی۔

ایک سوال!

اگر ہم اپنے لئے ہر چیز اعلیٰ پسند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے گھٹیا کیوں؟

یاد رکھیئے کہ لینے والے کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ہم خود بھی ردی گند امال اپنے لئے لینا پسند نہیں کرتے۔ بہترین کوالٹی کی چیز اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ امیروں کو تحفہ دیتے وقت ہم کتنے محتاط ہوتے ہیں کہ ان کے معیار سے کوئی کم چیز ان کو نہ دیں۔

سوچنے کا مقام!

ہم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر تحفہ رکھ رہے ہیں وہ بھی اتنا گھٹیا۔

یاد رکھیں کہ اگر ہمارے اندر ایمان کی ذرا سی بھی رمق موجود ہے تو ہمیں دین کو پنپتا، ترقی کرتا دیکھ کر بے انتہا خوشی محسوس ہونی چاہیئے نہ کہ دل بند ہونے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلند پایہ نعمتوں سے نوازا ہے تو پھر اس کے شکرانے کے طور پر کیا اللہ

تعالیٰ اور اس کا پسند کردہ دین ہمارے بہترین صلاحیت، مال، علم اور وقت کا حقدار نہیں؟

کسی شخص نے مسجدِ نبوی میں کھجوروں کا ایک خوشہ یا زیادہ خوشے بطور خیرات لٹکا دیئے تاکہ محتاج کھائیں۔ یہ کھجوریں کچھ اچھی نہ تھیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ خیرات کرنے والا شخص چاہتا تو اس سے بہتر خیرات کر دیتا۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ خیرات کرنے والا قیامت کے دن خراب کھجوریں ہی کھائے گا۔ اس کے بعد جو کچھ صحابہ کرامؓ کے پاس ہوتا تھا اس میں سے بہترین چیز چن کر لاتے تھے۔" (سنن ابن ماجہ)

سات سو گنا اجر

"جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں، اس طرح اللہ تعالیٰ جس کے عمل کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" (البقرہ:۲۶۷)

یہ دراصل تجربہ کرنے کی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھلے دل سے صدقہ کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ برکت سے مراد ہے غریبوں کی مدد اور دین کی سربلندی پر خرچ کرنے کے بعد جو پیسہ آپ کے پاس بچے گا اللہ تعالیٰ وہ آپ کی ضروریاتِ زندگی کے لئے کافی کر دے گا اور پھر مزید اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کچھ مشکل نہیں کہ وہ ہمارے صدقے کو اس طرح نشو و نما دے کہ سو روپے کے صدقے کے اجر کو اتنا بڑھائے کہ اس کا اجر سات سو گنا ہو کر ہماری طرف پلٹے۔

آپ صدقے کے ذریعے ایک تجربہ کر کے تو دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کیسے دوبارہ آپ کا دیا ہوا مال کسی اور شکل میں آپ کو لوٹاتا ہے۔

جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ ﴿البقرۃ:۲۷۶﴾

"اللہ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشو و نما دیتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے اور گناہ گار سے محبت نہیں کرتا۔"

شیطان کا ڈراوا

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی بخشش کی امید دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا فراغ دست اور دانا ہے۔" (البقرہ:۲۶۸)

جب انسان نیکی اور خیر کے کام میں مال خرچ کرتا ہے تو شیطان ڈراتا ہے کہ مفلس اور قلاش ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر برے کام پر خرچ کرنا ہو تو ایسے اندیشوں کو نزدیک بھی نہیں پھٹکنے دیتا بلکہ ان برے کاموں کو اس طرح سجا سنوار کر پیش کرتا ہے اور ان کے لئے آرزوؤں کو اس طرح جگاتا ہے کہ انسان ان پر بڑی سے بڑی رقم بے دھڑک خرچ کر ڈالتا ہے۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ مسجد، مدرسے یا کسی کارِ خیر کے لئے پیسے دینے کا معاملہ ہو تو دل تنگی کا شکار ہوتے ہیں اور اگر اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ کرنے کی باری آئے تو وہ بے تحاشہ مال لگانے میں دریغ نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ و انفاق مال و دولت میں کمی نہیں کرتے۔" (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ نہ کرنے کا نتیجہ

(۱) اسراف

اس سے مراد اپنے مال کو ضروریاتِ زندگی پر حدود سے زیادہ خرچ کرنا جتنا کہ شریعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے تھا۔ اسراف عموماً جائز کاموں میں فضول خرچی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں:

وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ﴿الأعراف:۳۱﴾

"اور کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

(۲) تبذیر

اس سے مراد بے دریغ اور بلا ضرورت خرچ کرنا ہے۔ تبذیر عموماً ناجائز کاموں میں فضول خرچی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ ﴿الإسراء:۲۶﴾ "اور فضول خرچی نہ کرو۔"

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ ﴿الإسراء:۲۷﴾

"بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔"

یاد رکھیئے معاشرے میں اگر صدقات پر بند باندھا جائے گا تو یہ پیسہ پلاٹوں کی ہوس، عمارتوں کے غیر ضروری تزئین، دعوتی عیاشیوں، تفریحات اور سامان کے حرص میں خرچ ہو گا۔ اس طرح فضول رسمیں مایوں اور مہندی جیسی ہندوانہ رسومات، لاکھوں روپے کی ڈیکوریشن، لڑکیوں کے بے تحاشہ جہیز، لاکھوں کے جوڑے، زیور اور فرنیچر پر خرچ ہو گا۔ مزید شیطان انسانوں کو تبذیر میں ملوث کر کے بے حیائی کو بھی فروغ دیتا ہے جس کی بہترین مثال ہم کو آج شادیوں کی رسومات، فیشن شوز، مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط، فلمز، ڈرامے، ایڈز، غیر اسلامی کلچر جیسے ویلنٹائن، نیو ایئر سیلیبریشن وغیرہ میں بخوبی نظر آتی ہے۔

قرآن حکیم میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ:

"اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سبق لو۔" (النحل:۹۰)

پانچ اہم نصیحتیں

(۱) برے دل سے انفاق کرنا نفاق کی نشانی ہے

"ان سے ان کے صدقات قبول نہ ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا انکار کیا اور نماز کیلئے آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے، ڈھیلے ڈھالے اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں تو بادل ناخواستہ خرچ کرتے ہیں۔" (التوبہ:۵۴)

(۲) انفاق کو جرمانہ خیال نہ کیا جائے

"ان بدویوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جو راہ خدا میں کچھ خرچ کرتے ہیں تو اسے اپنے اوپر زبردستی کی چٹی (جرمانہ) سمجھتے ہیں۔" (التوبہ:۹۸)

(۳) تقرّب اِلٰہی کے حصول کیلئے انفاق کیا جائے

"اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں، اسے اللہ کے ہاں تقرّب کا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ذریعہ بتاتے ہیں، ہاں! وہ ضرور ان کے تقرّب کا ذریعہ ہے اور اللہ ضرور انکو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ درگذر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (التوبہ:۹۹)

(۴) انفاق ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ ہے

انفاق یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا انسان کو بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔ پھر انسان خرچ کے ایسے راستوں پر چل نکلتا ہے جہاں اسراف، بے دینی اور مال بڑھانے کا حرص انسان کو دبوچ لیتا ہے۔ ان تمام چیزوں میں انسان کا خسارہ ہے۔ سب سے بڑا خسارہ یہ ہے کہ آدمی کا اللہ تعالیٰ سے محبت و رضا کا تعلق نہیں بن پاتا۔ نتیجہ میں آدمی کی شخصیت کی ڈویلپمینٹ خدا کے ایک محبوب انسان کے طور پر نہیں ہوتی۔ اس صورت میں خسارے اور خرابیاں زندگی کا روگ بن جاتے ہیں۔ ایسا آدمی یتیم زندگی بیت کر اس طرح مر جاتا ہے کہ اس کے پیچھے آنسو بہا کر دعائیں کرنے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے اپنے پیچھے ایسے کام چھوڑے ہی نہیں کہ اس کے لیے کوئی ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرے۔

"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو یقیناً اللہ احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے؟" (البقرہ:۱۹۵)

(۵) اس روز مال بے فائدہ ہوگا

"جب وہ ہلاک ہو جائے (اور دوزخ کے گڑھے میں گر جائے) تو آخر اس کا مال، اس کے کس کام آئے گا؟" (الیل:۱۱)

مہلت سے فائدہ اٹھایئے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب! کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا؟ حالانکہ جب کسی کی مہلتِ عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔" (المنافقون:۱۱-۱۰)

انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق ملتے ہی فوراً دے ڈالے اور اس کے اجر و ثواب کو آخرت میں ذخیرہ کر لے۔ اس سے پہلے کہ یہ وقت آجائے جس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں آرہا ہے:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال حالانکہ تیرے مال میں تیرا حصہ اس کے سوا کیا ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔ اس کے سوا

جو کچھ بھی ہے وہ تیرے ہاتھ سے جانے والا ہے اور تو اسے دوسروں کے لئے چھوڑ جائے گا۔" (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صاف الفاظ میں ہمارے سامنے آتا ہے کہ: "اے خدا کے بندو! آپ کا مال اتنا ہی ہے جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے آخرت کے لیے روانہ کر دیا جو اپنے پیچھے چھوڑا ہے وہ آپ کا نہیں۔

جو کچھ راہ خدا میں خرچ ہو گیا در حقیقت وہی بچ گیا۔ جو ہمارے پاس رہ گیا کیا عجب کہ وہ کبھی ہمارے کام بھی نہ آسکے اور ہم بیکار اسے سینت سینت کر رکھنے میں اپنی قوت اور وقت دونوں ضائع کرتے رہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور شرمسار ہو کر حاضر ہوں۔

"اے ایمان والو! جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو جس میں نہ اعمال کا سودا ہو گا اور نہ دوستی اور سفارش ہو سکے گی اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں۔" (البقرہ:۲۵۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے۔"

صدقات کے راستے میں دو بڑی رکاوٹیں

(۱) **بخل:** اس سے مراد ہے کہ آدمی ہر وقت مال گنتا رہے کہ اب اتنا بینک میں سرمایہ، اب اتنا فکس ڈپازٹ، اپنے اتنے پلاٹ اور اتنی پراپرٹی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ ضرور اسے حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے؟ وہ اللہ کی دہکتی ہوئی آگ ہے۔" (الہمزہ:۶-۲)

دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:

"جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مال عطا کیا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں، وہ نہ سمجھیں کہ یہ بخل ان کے حق میں اچھا ہے، بلکہ یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔ جو کچھ (مال و دولت) وہ بخل سے جمع کرتے ہیں۔ یوم قیامت (یہی مال و دولت) ان کے گلے کا طوق بنے گا۔" (آلِ عمران:۱۸۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں نہ تو دھوکے باز داخل ہو گا نہ احسان جتانے والا اور نہ بخیل۔" (ترمذی)

(۲) شُحّ: شح میں "شدت حرص" اور "شدتِ بخل" دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا دیا ہے کہ:

"جو دل کی شح (حرص وہوس) اور تنگی سے بچا لیا گیا، ایسے ہی لوگ صحیح معنوں میں کامیاب ہیں۔" (الحشر:۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شح اور ایمان کبھی کسی آدمی میں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔" (نسائی)

بخیلی اور شُحّ انسان کو "مالی جہاد" اور انفاق سے روکتی ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اللہ کی راہ میں مال دیا تو میں کنگال ہو جاؤں گا۔ اس طرح وہ اپنے آپکو کتنے ہی اجر وثواب سے محروم کر لیتا ہے۔ بخل منافقت کی نشانی ہے اور اس بیماری میں مبتلا شخص نہ صرف جہاد بالنفس بلکہ جہاد بالمال کی بھی سعادت سے محروم رہتا ہے۔ کچھ لوگ فیلی کلچر کا شکار بن کر خدائی کاموں پر خرچ نہیں کرتے۔ ان کی ساری توجہ سوچ اور سرگرمی اولاد کے لیے اشیاء کی بڑی وراثت چھوڑنے پر مبزول ہوتی ہے۔ ان کے لیے فکر ضرور کریں مگر اولاد کے لیے اچھی پرورش اور اچھی تعلیم وتربیت ہی بڑا ورثہ ہوتی ہے۔ اسی صلاحیت کی بنیاد پر نوجوانوں کو اپنی ہمت اور کمائی سے ساری زندگی کے مواقع حاصل ہیں۔ جس اللہ کی رضا کی خاطر آپ انفاق کرتے ہیں وہ اللہ آپ کی اولاد کے لیے ساجھی اور رفیق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنا کر ایسے ہی اپنے تئیں چلنے کے لیے نہیں چھوڑی۔ اس نے اس کائنات کے لیے بھی اور انسانوں کا نظام چلانے کے لیے بھی قوانین بنائے ہیں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کی رضا کے نظام اور قوانین کا حصہ بنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں والے قوانین Divine Law of Compunsation کے حقدار بن جاتے ہیں اور یہ ریوارڈ ہماری اولاد تک بھی جاتا ہے۔ اس لئے اولاد کے لاحد مستقبل کے چکر میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق کمزور نہیں کرنا چاہیے۔

صدقات: قرآنی آیات کی روشنی میں

- "یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان پرہیزگاروں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (البقرہ:۳-۲)

یہاں قرآن حکیم نے متقی اور پرہیز گار کے لیے بتایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

- "نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دلپسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔۔۔" (البقرہ:۱۷۷)

یہاں قرآن نے واضح کیا ہے کہ نیکی قبلہ رخ کرنے میں نہیں ہے بلکہ قبلہ نما کی رضا میں ہے۔ جو قبلہ کا مالک ہے اس کی رضا کے کام قرآن نے بتائیں۔

- "اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو دوست رکھتا ہے۔" (البقرہ:۱۹۵)

یہاں قرآن حکیم نے اللہ تعالیٰ کی دوستی کی بنیاد انفاق کو بتایا ہے۔

- "لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہو گا۔" (البقرہ:۲۱۵)

انفاق کہاں خرچ کرنا ہے اس کی وضاحت قرآن کریم نے یہاں دے دی ہے اور فرمایا ہے کہ دوسروں سے بھلائی کرو گے تو تم بھی بھلائی پاؤ گے کیونکہ آپ کی زندگی کو بھی بھلائی کی ضرورت ہے۔

- "اور پوچھتے ہیں کہ ہم راہِ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو کہ جو کچھ تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔" (البقرہ:۲۱۹)

یہاں ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کا واضح حکم ہے، وہ اسلئے کہ آدمی مال کا مالک نہیں ہے بلکہ وہ امین ہے۔ امین کا کام ہے امانت کو حقداروں تک پہنچا دے۔

- "تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانی ہو اللہ کو اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔" (البقرہ:۲۷۰)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا طئہ کیا یا نذر مانی اب اس سے مکر جانا زیادتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اس صورت میں آپ اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں والے قانون سے محروم ہو جاتے ہیں۔

- "اگر اپنے صدقات اعلانیہ دو تو یہ بھی اچھا ہے لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری بہت سی برائیاں اس طرزِ عمل سے محو ہو جاتی ہیں اور جو کچھ تم

کرتے ہو اللہ کو بہر حال اس کی خبر ہے۔" (البقرہ:۲۷۱)

یہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے انسان کی بشری خطائیں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔

- "اے نبی ﷺ! لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور راہِ خیر میں جو مال تم لوگ خرچ کرتے ہو وہ تمہاری اپنی ذات کے لئے بھلا ہے۔ آخر تم اسی لئے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ تو (پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ مال تم راہِ خیر میں خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی ہر گز نہ ہو گی۔" (البقرہ:۲۷۲)

یہاں واضح بتایا گیا ہے کہ انفاق کا بدلہ آپ کو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور سلامتی کی زندگی کی صورت میں ملے گا اور اس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ بدلہ دینے میں ناانصافی نہیں کرتا۔

- "جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں انکا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔" (البقرہ:۲۷۴)

یہاں قرآن نے یقین دلایا ہے کہ جو لوگ ان گنت انفاق کرتے ہیں ان کی زندگی خوف اور غمگینی سے نہیں گذرے گی۔

- "یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں، راست باز ہیں، فرمانبر دار ہیں اور فیاض (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے) ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔" (آلِ عمران:۱۷)

یہاں سچے مومنوں کے لیے سخی ہونے کی شرط شامل بتائی گئی ہے۔

- "جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوشحال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں، ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔" (آلِ عمران:۱۳۴)

یہاں قرآن حکیم نے ہر حال میں خرچ کرنے والے اور غصہ کو پی جانے والے آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کو بیان کیا ہے۔

- "جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لئے اچھی ہے۔ نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت بری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز انکے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔" (آلِ عمران:۱۸۰)

یہاں قرآن حکیم نے بخل کی خرابیوں سے خبردار کیا ہے۔ اللہ کی عطا کی ہوئی ثروت کے باوجود بخیلی انسان کے لیے عذاب کا موجب بنے گی۔

- "......اس طرح کے ایمان لانے والے اور نماز وزکوٰۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخر

پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجرِ عظیم عطا کریں گے۔" (النسآء:۱۶۲)
یہاں اللہ تعالیٰ نے بڑے اجر والوں کی نشانیاں بتائی ہیں۔

- "(اے پیغمبر!) ان لوگوں کے مال سے صدقات قبول کرو۔ تم قبول کرکے انہیں (بخل و طمع کی برائیوں سے) پاک اور (دل کی نیکیوں کی ترقی سے) تربیت یافتہ کردو گے۔ نیز ان کے لیے دعائے خیر کرو۔ بلاشبہ تمہاری دعا انکے دلوں کے لیے راحت و سکون ہے۔ اور اللہ دعائیں سننے والا اور جاننے والا ہے۔" (التوبہ:۱۰۳)

یہاں قرآن حکیم نے تزکیہ کے لیے صدقات کو لازم قرار دیا ہے۔

- "ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لئے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے اعلانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے رفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر ان ہی لوگوں کے لئے ہے۔" (الرعد:۲۲)

یہاں سخی کے لیے اللہ تعالیٰ آخرت کے گھر کا وعدہ کیا ہے۔

- "اے نبی ﷺ! بشارت دے دو عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کتے ہیں۔" (الحج:۳۵)

یہاں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ایمان والے مومن کی نشانیوں میں سخاوت کو شمار کیا ہے اور ان کو زندگی میں بھی اپنے پیغمبر سے بشارت دلوائی ہے۔

- "اور جب یہ ان کو سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ "ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ واقعی حق ہے ہمارے رب کی طرف سے۔ ہم تو پہلے ہی سے مسلم ہیں۔" یہ وہ لوگ ہیں جنہیں انکا اجر دوبار دیا جائے گا اس ثابت قدمی کے بدلے جو انہوں نے دکھائی۔ وہ برائی کو بھلائی سے رفع کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (القصص:۵۴-۵۳)

یہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے والے مسلمانوں کو دوہرے اجر کی بشارت دی ہے۔

- "یہ کتابِ حکیم کی آیات ہیں، ہدایت اور رحمت نیکوکار لوگوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔" (لقمان:۴-۲)

یہاں سخی کو مقرب بندوں میں شمار کیا گیا ہے۔

- "ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (السجدہ:۱۶)

یہاں بتایا گیا ہے کہ راتوں کو اپنے پروردگار کے حضور خوف اور امید سے پیش ہونے والے سخی مرد بھی ہوتے ہیں۔

- "وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آجائے تو در گزر کر جاتے ہیں، جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (الشوریٰ:۳۸-۳۷)

اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی مقرب بندوں کی خوبیاں بتائی ہیں وہاں سخی کو ضرور شامل فرماتے ہیں۔

- "آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمان کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔" (الحدید:۱۰)

یہاں اللہ تعالیٰ نے دین کی سربلندی کے لیے مراتب بیان فرمائے ہیں۔

- "مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔" (الفجر:۲۰-۱۵)

یہاں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کی پرورش نہ کرنے، مسکین کو نہ کھلانے اور مال کی محبت میں گرفتار ہو جانے کے نتائج سے آگاہ کیا ہے۔

- "مگر اس نے دشوار گزار چاڑہی چڑھنے کی ہمت نہ کی اور تم کیا جانو کہ وہ چاڑہی چڑھنا کیا ہے؟ وہ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا ہے، یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین، مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔" (البلد:۱۶-۱۱)

یہاں قرآن حکیم نے بتایا ہے کہ انسانیت کے بلند مراتب پر سرفراز ہونے کے لیے خدائی اور انسانی کاموں کی چاڑہی چڑھنی ہے۔

- "پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے۔ اس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بدبخت جس نے جھٹلا دیا اور منہ پھیرا۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اسے دینا ہو، وہ تو صرف اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے کام کرتا ہے اور ضرور وہ اس سے خوش ہوگا۔" (الیل:۲۱-۱۴)

یہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو آگ سے دور رکھا جائے گا اور مال خرچ کرنے سے آدمی پاک و شفاف ہوتا ہے۔ اسکے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خوشی کی بشارت دیتا ہے۔

- "تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر نہیں اکساتا، ایسے نمازیوں کے لیے جہنم کی ویل وادی ہے۔" (الماعون:۳-۱)

یہاں بتایا گیا ہے کہ نماز بھی ان کی قبول ہے جن میں للّٰہیت ہو، جو لوگ انسانیت کے کام کریں انسانوں کی مدد کریں، جو یہ کام نہیں کرتے تو ایسے نمازیوں کے لیے جہنم کی ویل وادی ہے۔

صدقات کی اقسام احادیث نبوی کی روشنی میں

اپنا خزانہ اللہ کے پاس جمع کروایئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کی بیٹے تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا یہ خزانہ میں پورا تجھے دے دوں گا اس دن جبکہ تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔" (طبرانی)

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا ان لوگوں سے کر جن کی دیکھ بھال کا تو ذمہ دار ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو غِنیٰ (بے نیازی) کے بعد ہو اور جو سوال یا حرام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو بے نیازی چاہے اللہ اسے غنٰی نواز کر بے نیاز کر دیتا ہے۔" (بخاری)

صدقہ دینے والا اللہ کے سائے میں ہو گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک صدقہ کرنے والا اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا۔" (مسند احمد)

صدقہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ

ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے مسجدِ نبوی کے منبر پر رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: "اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور کا آدھا ٹکڑا ہی ہو، وہی دے کر آگ سے بچو۔ اس لئے کہ صدقہ انسان کی کجی کو درست کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے۔" (ابو یعلیٰ و بزار)

اللہ تعالیٰ صرف حلال مال قبول کرتا ہے

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کھجور کی قیمت یا اس کے برابر کوئی چیز صدقہ کرے گا اور وہ حلال کمائی ہو گی۔ اور اللہ حلال اور جائز مال ہی قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اس پاک صدقے کو دائیں ہاتھ میں لے گا پھر اس کو بڑھاتا رہے گا جس طرح تم لوگ اپنے جانوروں کے بچوں کی پرورش کرتے اور بڑھاتے ہو۔ یہاں تک کہ تھوڑا سا پاک صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جائے گا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ”اگر کسی نے ایک لقمہ بھی صدقہ کیا تو وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔“ (بخاری و مسلم)

دو لوگوں پر رشک کرنا جائز ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو لوگوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی جس سے وہ فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“ (بخاری)

صدقہ باعثِ خیر ہے

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن آدم حاجت سے زائد مال کا تیرا خرچ کرنا تیرے لئے خیر ہے اور حاجت سے زیادہ مال کا روک لینا تیرے لئے شر ہے اور بقدرِ کفایت خرچ کرنے پر تجھے ملامت نہیں کیا جائے گا۔ (اور یاد رکھ) انفاق کی ابتدا اپنے عیال سے کر۔“ (مسلم)

مؤمن بخیل نہیں ہوتا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مؤمن میں دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بداخلاقی۔“ (مسلم)

اَجر کے لحاظ سے افضل ترین صدقہ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اَجر کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو صدقہ کرے جبکہ تو تندرست ہو، حرص رکھتا ہو، فقر سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور اس میں ڈھیل نہ دے یہاں تک کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو کہنے لگے فلاں شخص کو اتنا دے دو فلاں کو اتنا دے دو جبکہ اب یہ مال تو فلاں کے لئے ہو چکا۔“ (ابو داؤد)

انفاق کا اخروی اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ اور انفاق ہو گا۔" (احمد)

بخیلی بدترین خصلت

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی میں دو نہایت بدترین خصلتیں ہیں۔ انتہائی بخیلی اور انتہائی بزدلی۔" (ابو داؤد)

انفاق میں اعتدال

رسول اللہ نے فرمایا: "بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو غنی برقرار رکھے۔" (طبرانی)

اہل خانہ پر انفاق

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور اس کے ثواب کی توقع بھی رکھتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے صدقہ ہو گا۔" (بخاری)

رشتہ داروں کو صدقہ دینے پر دہرا اجر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی اجنبی مسکین کو اللہ کے لئے کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز (ضرورت مند) کو اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دینے میں دو پہلو اور دو طرح کا ثواب ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے اور دوسرا یہ کہ وہ صلۂ رحمی ہے۔" (ترمذی)

بہترین صدقہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین صدقہ وہ ہے جو استطاعت میں ہو اور انفاق کی ابتدا اپنے زیرِ کفالت افراد سے کرنا (یعنی اپنے اہل و عیال سے)۔" (بخاری)

اللہ تعالیٰ صرف پاک مال کو قبول کرتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ صرف پاک و طیب مال کا انفاق ہی قبول کرتا ہے۔" (مسلم)

صدقہ کرنے والے خسارے سے محفوظ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، جو بڑے دولت مند اور

سرمایہ دار ہیں لیکن ان میں وہی لوگ خسارے سے محفوظ ہیں جو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں اپنے مال کشادہ دلی اور فراخ دستی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں لیکن ایسے بندے بہت کم ہیں۔" (بخاری)

صدقہ آفات سے بچاؤ کا ذریعہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔" (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو پوچھا کہ "بکری میں کیا باقی رہا؟" جواب ملا کہ "ایک شانے کے سوا کچھ باقی نہ بچا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک شانے کے سوا ساری بکری بچ گئی۔" (ترمذی)

مال کے تین حصے کرنے کی برکت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی میدان میں جا رہا تھا۔ اچانک اس نے بادلوں میں سے کسی کو یہ کہتے سنا "اے بادل! فلاں شخص کے باغ کو جا کر سیراب کرو۔ اس کے فوراً بعد بادل ایک طرف کو ہو گئے اور ایک پتھریلی زمین پر مینہ برسانے لگے۔ اس بارش کے باعث زمین کے ایک خِطّے پر نالہ بہہ نکلا۔ وہ شخص پانی کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ اس نے ایک باغ میں ایک شخص کو کھڑا پایا جو بیلچے کی مدد سے پانی کا رخ تبدیل کرنے میں مصروف تھا۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا: "اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے اپنا نام بتایا۔ یہ وہی نام تھا جو اس نے بادلوں میں سنا تھا۔ اُس آدمی نے پوچھا: "اے اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟" اس (مسافر) نے جواب دیا: "میں نے تمہارا نام ان بادلوں سے آتی ہوئی آواز سے سنا تھا جن سے یہ مینہ برسا تھا اور جن میں بادلوں کو مخاطب کر کے تمہارے باغ کو سیراب کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ مجھے بتاؤ کہ تم کون سا ایسا کام کرتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر ایسی مہربانی فرمائی؟" اُس نے جواب دیا: "اس باغ سے جو کچھ مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ راہِ خدا میں خرچ کرتا ہوں۔ ایک حصہ میں اور میرے بچے کھاتے ہیں۔ جبکہ ایک حصہ میں باغ میں لگا دیتا ہوں۔" (مسلم)

صدقے سے مال میں اضافہ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقے سے مال میں کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو سربلند کر دیتا ہے

اور اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اور خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت اور بالاتری بخشے گا۔ (بخاری)

صدقے کی اقسام

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔" لوگوں نے عرض کیا کہ "اگر کسی آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے دست وبازو سے محنت کرے اور کمائے پھر اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔" عرض کیا گیا کہ "اگر وہ یہ نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی پریشان حال محتاج کا کوئی کام کر کے اس کی مدد ہی کر دے (یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے)۔" عرض کیا گیا کہ "اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنی زبان ہی سے لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے لئے کہے۔" لوگوں نے عرض کیا کہ "اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "(کم از کم) شر سے اپنے کو روکے، یہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

صدقہ گن گن کر نہ دیں

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اللہ کے بھروسے پر اس کی راہ میں کشادگی سے خرچ کرتی رہو اور گنو مت۔ اگر تم اسکی راہ میں اس طرح حساب کر کے دو گی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا۔ لہٰذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے تو راہِ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔" (بخاری و مسلم)

صدقہ کرنے میں جلدی

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات یہ ہو گی کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے اس کو راہِ خدا میں خرچ کر دوں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے سوائے اس کے کہ میں قرض ادا کرنے کے لئے اس میں سے کچھ بچالوں۔" (بخاری)

صدقے سے برکت

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ابوذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: "صدقہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "چند در چند (یعنی جتنا کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرے اس کا کئی گنا اس کو

ملے گا)اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہے۔" (مسند احمد)

فرشتوں کی دعائیں

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی دن نہیں گزرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے اترتے ہیں جن میں سے ایک خرچ کرنے والے بندے کے لئے دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اچھا عوض دے اور دوسرا فرشتہ تنگ دل بخیلوں کے حق میں بد دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! بخل کرنے والے کو تباہی و بربادی دے۔" (بخاری و مسلم)

زائد از ضرورت مال خرچ کرو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ کے بندے! اگر تو اپنے زائد از ضرورت مال کو اللہ تعالیٰ کے محتاج بندوں اور دین کے کاموں پر لگائے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہو گا۔ تو ضرورت سے زائد مال کو اہلِ ضرورت پر خرچ نہ کرے گا تو آخر کار یہ تیرے حق میں برا ہو گا۔ اگر تیرے پاس زائد از ضرورت مال نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ملامت نہ کرے گا۔ اپنا صدقہ ان لوگوں سے شروع کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔" (ترمذی)

مرنے والوں کی طرف سے صدقہ

ایک شخص نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور مال چھوڑ گیا ہے۔ اس نے کوئی وصیت بھی نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا یہ اس کی کوتاہیوں کا کفارہ بنے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" (مسند احمد)

صدقہ خوشحالی کا باعث

قیس بن سلع انصاریؓ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کی شکایت کی کہ "قیس اپنے مال کو لٹاتا ہے اور خوب خرچ کرتا ہے۔" میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے حصے کے کھجور لے لیتا ہوں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے شاباشی کے ساتھ اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: "خرچ کرو اللہ تمہیں دے گا۔" یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ کہی۔ چنانچہ اس کے بعد اب میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ذاتی اونٹنی پر جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہوں اور آج میں اپنے کنبے والوں میں سب سے زیادہ مالدار اور خوشحال ہوں۔ (طبرانی)

صدقے کیلئے معاون مسنون دعائیں

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ (حاکم)

"اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں برکت رکھ دے اور تو ہر نظر نہ آنے والی چیز پر بھلائی کے ساتھ میرا محافظ ہو جا۔"

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي (حاکم)

"اے اللہ! تو میرا رزق خوب فراخ کر دینا میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت تک۔"

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی)

"اے اللہ! تو اپنی حرام کردہ چیزوں کے بجائے میرے لئے اپنی حلال کردہ چیزیں مہیا فرما دے اور اپنے فضل و کرم سے تو مجھے اپنی محتاجی کے سوا ہر محتاجی سے نجات عطا فرما۔"

